مبشر علی حسن، نندی پوری

سیاست اسلام کا تعارف

پولیٹیکل سائنس کی بھاری بھر کم اصطلاحات سے قطع نظر انتہائی سادہ اور عام الفاظ میں دین اسلام کی سیاست جس کا مقام و مرتبہ اور ضرورت و اہمیت اس کے . کا تاریخی پس منظر اور اس کے نتائج و عواقب اور فوائد و ثمرات اور اثرات کا تعارف پیش خدمت ہے۔

قبل اس کے مذکورہ نکات کی طرف توجہ دی جائے یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس سے مراد کیا لیتے ہیں؟

سیاست کا لغوی مفہوم:

لفظ "سیاست" ساس یسوس سے مصدر ہے جس کا معنی ہے اصلاح کرنا، سنوارنا، چونکہ سیاست کو ایک نظام کی شکل میں مرتب ہی اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی اصلاح ہو سکے تو اس مناسبت سے ہی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

سیاست کا اصطلاحی مفہوم:

نابغہ الدہر نامور فلاسفر علامہ ابن خلدونؒ اپنی مشہور و معروف تصنیف فلسفہ تاریخ (مقدمہ) کے صفحہ نمبر 113 پر سیاست کی تشریح کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"فالسـ سة والملك هي كفالة للخلق و خلافة لله في العباد لتنفيذ احكـ يهم"

ترجمہ: یاسـ ، ور حکومت مخلوق کی نگہداشت اور ان کے مفاد کی کفالت و ضمانت کا نام ہے یہ سیاست خدا کی نیابت ہے اس کے بندوں پر اسی کے احکام نافذ کر کے کام ہیں:

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"وھی الحکمة الباحثة عن کیفیة ربط الواقع بین اھل المدینة"

ترجمہ: سیاست وہ حکمت (فن و علم) ہے جو ان تدابیر سے بحث کرتی ہے جن کے ذریعے سے شہریوں کے باہمی ربط و تعلق کی حفاظت کی جاتی ہے۔

سیاست کا صحیح تصور:

اس وقت لوگوں میں موجودہ سیاست کا خیال رواج پا گیا ہے حالانکہ یہ منافقت کا دوسرا نام ہے۔ اس کا سیاست کے صحیح تصور سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ سیاست کا صحیح تصور ہوتا ہی وہ ہے جس پر مذکورہ تعریفات صادق آئیں۔ کسی شاعر نے اس خیال کی بڑی عمدگی سے ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے۔

سیاسة الوحی ھی السیاسة
این عقولکم اولی الریاسة

وحی پر مبنی سیاست ہی حقیقی سیاست ہے اے حکمرانو! تمہاری عقل کہاں ماری گئی ہے؟

ڈاکٹر میر معظم علی علوی صاحب:

ڈاکٹر صاحب "تحریک قیام نظام خلافت راشدہ" کے امیر بھی ہیں اسلامی سیاست کی تعریف انتہائی سادہ الفاظ میں اس طرح لکھتے ہیں۔

"Politics is nothing but your Domistic life on a large scale"

یعنی سیاست محض بڑے پیمانے پر آپ کی گھریلو زندگی کا نام ہے اگر آپ گھریلو زندگی کو حسن عمل اور فکر و تدبر سے کامیاب بنا سکتے ہیں تو پھر آپ قومی و ملکی زندگی میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ گھریلو زندگی میں جس قدر ڈیپارٹمنٹس ہیں اسی قدر قومی و ملکی زندگی میں بھی ہیں۔ ہاں اس قدر ضرور کرنا پڑے گا کہ خود ساختہ قسم کے خیالات کی سیاست کو چھوڑ کر اللہ و رسول ﷺ اور خلفاء الراشدین کے طریقہ

دین قائم ہی نہیں ہو سکتا"

سیاست فطرت کا ناگزیر لوازم ہے:

جب سے اللہ رب العزت نے حضرت انسان کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم تھا کہ یہ اکیلا زندگی بسر نہیں کر سکتا کیونکہ مدنی الطبع ہونا اس نے اس کی فطرت میں ودیعت کر رکھا ہے دنیا کا کوئی فرد اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی ذات میں مکمل ہے اگر کوئی کرے گا تو وہ اپنے دماغ کے ماؤف ہونے کا پروف مہیا کر رہا ہو گا کم از کم اس خطہ ارضی اس صفحہ ہستی میں تو اس کی بات تک بھی نہ سنی جائے گی۔

چنانچہ ذات باری نے ایک ذات کی تخلیق کے ساتھ اس کے لوازمات زندگی (توالد و تناسل) کا بھی بندوبست کیا۔ اسی سے ہی ایک اور ذات کو پیدا فرمایا تاکہ باہمی سکینت سے زندگی گزار سکیں اور ایک دوسرے سے اچھی طرح مانوس ہو کر رہ سکیں۔

پھر ان سے فطری تقاضوں کے تحت ذریت پیدا ہوئی جوں جوں کثرت ہوتی گئی تو باہم مل جل کر زندگی گزارنے کے اصول و ضوابط وجود میں آئے یہ چونکہ اس زمین پہلا معاشرہ تھا جسے ایک صالح انسان ابوالبشر سیدنا آدمؑ (جو اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی ہیں) کے ذریعے تعمیر کیا گیا ظاہر ہے کہ نبی کا تعمیر کردہ معاشرہ اور اس کا مکمل انتظام و انصرام اللہ کی عطا کردہ ہدایات زندگی کے علاوہ نہیں ہو سکتا۔

پھر اسی ضابطہ حیات کو ان کی ذریت میں سے حضرت شیث علیہ السلام اور نوح علیہ السلام سے لے کر آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک اللہ کے سارے نبی اپناتے آئے اس کے مطابق زندگی گزارتے رہے پھر اس کے وجود کو وجود بخشنے کے لئے کافی مشقتیں بھی اٹھاتے رہے پھر اگر یہ محض دنیا ہوتی تو اتنی تگ و دو کا آخر کیا فائدہ ہے؟ صحیح یہی ہے کہ ہماری سیاست عین فطرت اور دین ہے جیسا کہ پیچھے وضاحت کر آئے ہیں۔

اب ہم ان صفحات میں (اسلامی سیاست، سیاست دینیہ، سیاست شرعیہ، سیاست

عادلہ، امامت و سیادت، خلافت و امارت) نظام خلافت راشدہ پر بحث کریں گے اسی حیثیت سے کہ اس کو قائم کرنے سے ہمیں کیا کیا فوائد و ثمرات حاصل ہوں گے؟

برکات قیام نظام خلافت راشدۃ:

جیسے کہ پیچھے ہم واضح کر آئے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس سیاست کو چلانے والے میری امت میں سے خلفاء ہوں گے۔

اب جو بھی خلفاء آئیں اگر وہ اس نظام سیاست کو اس طریقے پر چلائیں جس طریقے پر نبی ﷺ کے صحیح جانشین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے چلایا تھا تو پھر اس نظام سے جو اثرات و نتائج مرتب اور فوائد و ثمرات حاصل ہوں گے ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

قیام نظام خلافت راشدہ سے جو برکات دنیا میں حاصل ہوں گی وہ یہ ہیں:

انفرادی لحاظ سے پانچ اہم فائدے:

(۱) آزادی فکر و عمل۔
(۲) ظلم و ستم سے نجات۔
(۳) پاکیزہ ماحول۔
(۴) حکومتی رذائل و خباثت سے چھٹکارا۔
(۵) ضروریات زندگی کی دستیابی و گارنٹی۔

اجتماعی لحاظ سے سات اہم فوائد:

(۱) مسلمانان عالم میں نظام خلافت راشدۃ کے احیاء کا شرف۔
(۲) مسلمانان عالم کا بالعموم اور مسلمانان ہند کا بالخصوص تحفظ و فلاح۔
(۳) بین الامم اخلاص و محبت۔
(۴) بخششی در غبت مراجعت مشرقی پاکستان۔

اسلام میں سیاست کی اہمیت:

اسلام میں سیاست کی وہی حیثیت ہے جو انسانی جسم میں قلب کی ہوتی ہے انسانی بدن باقی تکالیف تو بڑی بہادری، جرات اور دلیری سے برداشت کرلیتا ہے مگر دل کے معمولی جھٹکے کو بھی برداشت نہیں کرسکتا جوں ہی جھٹکا لگتا ہے تو آن واحد میں ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔

بالکل ایسے ہی سیاست ہمارے سارے نظام زندگی پر محیط ہوتی ہے اگر اسے انسان اپنی زندگی کی لسٹ سے حذف کردے اور اس کے بغیر رہنے اور چلنے لگے تو انسانی زندگی کے وجود کا اس صفحہ ہستی سے صفایا ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہتی

اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اسے انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنے اپنے ادوار میں اپناتے آئے ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے آئے ہیں جب ایک فوت ہوجاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور خلفاء ہوں گے۔ (متفق علیہ)

اسی مضمون کی تشریح حافظ ابن حجرؒ نے اس طرح کی ہے:

انبیاء بنی اسرائیل کے معاملات کا انتظام کرتے تھے جیسا کہ امراء اور حکام اپنی رعیت کا نظام چلاتے ہیں سیاست کسی چیز کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوجانے (اور کمربستہ ہوجانے) کو کہتے ہیں یہ سیاست اس طرح کی تھی جب وہ لوگ فساد پھیلا دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس اپنا نبی بھیج کر اس فساد کا ازالہ کردیتے تھے ان کی حالت درست فرمادیتے تھے اور ان تغیرات و تحریفات کا ازالہ فرمادیتے جو انہوں نے تورات کے احکام کی ہوتی تھیں۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۳۰۷)

اسی طرح اسی مضمون کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ حکمران (دینی حکمران) زمین میں اللہ کی رحمت کا سایہ ہے جس کی طرف اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم پناہ پکڑتا ہے بے شک اپنے عادل حکمران کو اس نے اس عدل کا اجر ملے گا اور رعایا پر لازم ہے کہ جواب میں اس کا شکریہ ادا کریں

سیاست دین سے جدا نہیں:

موجودہ سیاست سے لوگ تنگ آکر یہ کہنے لگے ہیں کہ سیاست دین سے جدا چیز ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کا اس مروجہ سیاست سے تو کوئی تعلق نہیں مگر اسلامی سیاست عادلانہ سیاست خلافت و امارت عین دین ہے۔

علامہ اقبال نے کہا ہے:

"جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں

"لا نقول ان السياسة العادلة مخالفة الشريعة الكاملة بل هي جزء من اجزائها وباب من ابوابها و تسميتها سياسة امر اصطلاحي و الا فاذا كانت عدلاً فهي من الشرع" (اعلام الموقعين ج ۴ ص ۳۶۳ / الطرق الحكمية ص ۱۷)

"ہم یہ نہیں کہتے کہ سیاست عادلہ شریعت کاملہ کے خلاف ہے بلکہ یہ تو شریعت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے اور اس کے ابواب میں سے ایک باب ہے اس کو سیاست کہنا صرف ایک اصطلاح ہے ورنہ اگر یہ عدل و انصاف پر قائم ہو تو شریعت ہی کا ایک حصہ ہے"

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

"ان ولاية امر الناس من اعظم واجبات الدين بل لا قيام للدين الا بها" (السياسة الشرعية)

حکومت اسلامیہ دین کا اہم ترین فرض اور واجب ہے بلکہ اس کے بغیر